اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے والوں کو اس دُنیا میں بھی برکت دی جاتی ہے اور ابدی جنتیں بھی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر قدر کرنے والی اور شکر گزار ہستی اور کوئی نہیں۔

☆ معمولی معمولی عارضی فوائد کی قربانی دے کر اللہ تعالیٰ کی ابدی رضا کو حاصل کرو۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قیامت تک پیدا ہونے والے اُمت کیلئے بہت سی دعائیں کی ہیں۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خلفاء کا ایک لمبا سلسلہ جاری کیا ہے جو قیامت تک مُمتَد ہے۔

☆ چند ناقص اعمال اور قربانیاں جو ایک کمزور انسان خدا کے سامنے پیش کرتا ہے اس کے مقابلہ میں ابدی جنتیں اسے عطا کی جاتی ہیں۔

تشہد، تعوذ سورۂ فاتحہ کے بعد حضور پرنور نے مندرجہ ذیل آیات

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:۲۵۵) اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ۔ (التّغابن:۱۸)

کی تلاوت فرمائیں اور پھر فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اور ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں کہ اس نے جماعت احمدیہ کو مالی قربانیوں کے میدان میں یہ توفیق عطا کی کہ وہ گذشتہ سال (یعنی جو اس اپریل کے آخر میں ختم ہوا) اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں لازمی چندوں میں تین لاکھ اسی ہزار سے زائد کی مزید قربانی اپنے ربّ کے حضور پیش کر سکے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ تغابن میں اس ذکر کے بعد کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تمہاری اپنی جانوں کا ہی اس میں فائدہ ہے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھائے گا۔

یہ بڑھوتی اس دنیا میں دو شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اُخروی زندگی میں اپنے رنگ میں ظاہر ہوگی۔ اس دنیا میں یہ بڑھوتی مال کی بڑھوتی کے رنگ میں بھی ظاہر ہوتی ہے اور تقویٰ اور اخلاص میں بھی انسان کا قدم آگے بڑھتا ہے کیونکہ يَغْفِرْ لَكُمْ وہ روکیں جو انسان کی راہ میں پیدا ہوتی ہیں اور اس کی روحانی ترقیات کو مسدود کر دیتی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر قدر کرنے والی اور شکر گزار اور کون ہستی ہو سکتی ہے اگر چہ وہ تمام مادی اموال کا حقیقی مالک ہے اگر چہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ اسی کا ہے اور اسی کی عطا ہے لیکن جب وہ اپنے بندوں کو دنیا

کے اموال میں سے کچھ دیتا ہے اوراس کے بندے اس کے کہنے پر اس کی رضا کے لئے ان اموال میں سے کچھ واپس کرتے ہیں تو وہ ان کے اس دین کی قدر دانی کرتا ہے اور وہ شکور ربّ ایک تو بڑھوتی کرتا ہے دنیا میں بھی اور روحانی ترقیات کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اوراخروی زندگی میں بھی جو زیادتی ہوگی اس کا تخیل بھی یہ مادی دماغ نہیں کرسکتا کیونکہ چندروزہ زندگی کے چند ناقص اعمال اور قربانیاں جو ایک کمزور انسان خدا کے لئے پیش کرتا ہے اس کے مقابلہ میں ابدی جنتیں اسے عطا کی جاتی ہیں۔

اس دنیا میں مختلف رنگ میں یہ بڑھوتی ہوتی ہے اوراس وقت میں ساری جماعت کو عموماً اوراس کے زمیندار حصہ کو خصوصاً اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ ایک دوسال میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ زمیندار کی آمد پہلے سے تین گنا، چار گنا، پانچ گنا ہونی شروع ہوگئی ہے اوراس سے بھی بڑھنے کے سامان ہیں اور توقع اور امید ہے۔ پس اگر وہ صحیح طریقوں کو صحیح راہوں کو اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں اپنے وعدہ کے مطابق زیادہ برکت ڈالے گا۔

لیکن زمیندار جماعتوں کے افراد دو قسم کے ہوتے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ ایک تو وہ اعراب وہ دیہاتی ہیں گاؤں میں رہنے والے مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا (التوبہ:۹۸) کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں اور جماعت کا قائد اور رہبر انہیں ہر قسم کی قربانیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے ان کو اس طرف بھی متوجہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اموال اپنے ربّ کی راہ میں خرچ کریں تو ایسے لوگ ان میں پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو ایک چٹی سمجھتے ہیں اوران کے اندر اسلام کی روح ابھی پختہ نہیں ہوتی ان کی طبیعت میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی اور وہ ایمان اور نفاق کی سرحد پر کھڑے ہوتے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں ایمان کی طرف کھینچے اور نفاق سے محفوظ رکھے) لیکن ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مانگا وہ اسی کا تھا شکل ایسی بنا دی کہ اپنی ہی چیز واپس لے کے ہمیں اپنے انعاموں اور رحمتوں کا مستحق وہ قرار دیتا ہے اس سے بھی اگر ہمارے دلوں میں بشاشت پیدا نہ ہو، اس سے بھی اگر ہمارے دلوں سے بخل دور نہ ہو اس سے بھی اگر ہم اس کی راہ میں قربانی کو اپنے لئے ہر طرح مفید نہ سمجھیں تو یہ ہماری بدبختی اور ہماری بدقسمتی ہے۔

لیکن دیہاتی باشندے صرف ایسے ہی نہیں ہوتے بلکہ ایسے بھی ہیں وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ

لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ:۹۹) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیہاتیوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں اس ایمان میں وہ صادق ہوتے ہیں جو ان کی زبان پر دعویٰ ہوتا ہے ان کے عمل اس کی تصدیق کر رہے ہوتے ہیں اور اس پختہ یقین پر وہ قائم ہوتے ہیں کہ ایک دن ہمیں اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور (حشر کے دن) اپنے ربّ کے حضور پیش ہونا ہے اور وہ ہم سے ہمارے اعمال کے متعلق پوچھے گا اس لئے جو وہ خرچ کرتے ہیں اپنی قوتوں اور استعدادوں میں سے اللہ کی راہ میں یا اپنے اموال میں سے جو وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ سمجھتے ہیں یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم معمولی معمولی عارضی فوائد کی قربانی دے کر اللہ تعالیٰ کی ابدی رضا کو ضرور حاصل کریں گے کیونکہ اس کا اس نے وعدہ دیا ہے اور وہ اپنی اس قربانی کو رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لئے جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہے بہت سی دعائیں کی ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خلفاء کا ایک لمبا سلسلہ جاری کیا ہے جو قیامت تک ممتد ہے اور وہ رسول کی نیابت میں ان لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ان کے غموں کو دور کرنے کے لئے دعا اور تدبیر کرتے ہیں اور ان کی خوشیوں میں وہ شریک ہوتے ہیں اور ہر وقت وہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا کے یہ پاک بندے روحانیت کی سیر میں کسی ایک مقام پر کھڑے نہ رہ جائیں بلکہ آگے ہی آگے وہ بڑھتے چلے جائیں۔

تو صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ کا ذریعہ وہ اسے سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس اخلاص کے ساتھ میری راہ میں قربانیاں دو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب ضرور حاصل ہو گا میں تمہیں اپنے قرب سے نوازوں گا اور اپنے پیار کے جلوے تم پر ظاہر کروں گا اور اپنی رحمت کے باغوں میں تمہیں لے جاؤں گا اور میری ابدی رضاء تمہیں حاصل ہو گی اور اگر میری راہ میں قربانیوں کی وجہ سے دنیا میں کبھی تمہیں کوئی تکلیف بھی پہنچی ہو گی تو وہ تمام تکلیفیں تم بھول جاؤ گے کیونکہ اس کے مقابلہ میں جو تمہیں ملا ہے وہ اس قدر زیادہ ہے، اس قدر عظیم ہے، اس قدر حسین ہے، اس قدر راحت بخش ہے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا کیونکہ جہاں وہ شَکُور ہے وہ غَفُور بھی ہے، رَحِیم بھی ہے تمہیں کہا جاتا ہے کہ تم ہر سال سال کی آمد میں سے خدا کی راہ میں کچھ قربان کرو اچھا مال کاٹ کے اسے دو تو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں فرمایا کہ میں رحیم ہوں تمہاری روحانی بقا اور تمہاری

روحانی ترقی کے لئے ضروری تھا کہ تم سے بار بار قربانیاں لی جاتیں اور بار بار اعمال صالحہ کروائے جاتے تا کہ کسی وقت بھی تم اس دنیا میں اپنے معیار سے نیچے نہ گرتے اس لئے اللہ تعالیٰ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں بار بار تم پر رجوع برحمت ہوں گا کیونکہ میں رحیم ہوں۔

تو ایسے خدا کے بندے بھی ہیں جو دیہات میں رہنے والے ہیں دیہاتی جماعتوں کو خصوصاً مالی قربانی کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے کیونکہ مجھ پر یہ اثر ہے کہ ان کی تربیت ابھی ایسے رنگ میں نہیں ہوئی کہ وہ مالی قربانیاں اس بشاشت کے ساتھ اس حد تک کر سکیں جو ان کا حق ہے اور جس کے نتیجہ میں وہ زیادہ سے زیادہ اس کی رحمتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جہاں ایسے دیہاتی ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کو چٹی سمجھتے ہیں وہاں خدا کے ایسے بندے بھی دیہات میں رہتے ہیں کہ جو میرے راہ میں قربانیاں دیتے ہیں اور میرے فضلوں کے وہ وارث بنتے ہیں اور میری مغفرت کی چادر انہیں ڈھانکتی ہے اور میرا رحم بار بار ان کے لئے جوش میں آتا ہے اور ان کے لئے آرائش اور مسرتوں کے اور آرام کے سامان پیدا کرتا ہے۔

دیہاتی جماعتوں میں سے بھی بہت سی ایسی جماعتیں ہیں جنہوں نے گذشتہ سال چندوں کی طرف توجہ دی اور بہت سی جماعتیں ایسی بھی جنہوں نے اپنے بجٹ سے زیادہ چندہ جمع کیا اور یہاں بھجوایا لیکن بہت سی جماعتیں ایسی بھی ہیں جو تربیت میں بہت پیچھے ہیں اللہ تعالیٰ کو اموال کی ضرورت نہیں اور اموال کے متعلق ہمیں کبھی فکر نہیں ہوا کیونکہ جو خدا کا کام ہے وہ تو ہو کر رہے گا ہمیں فکر تو ان کمزور بھائیوں کی ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانیاں دے کر اپنے ان مخلص بھائیوں کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان سے پیچھے نہ رہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دے رہے ہیں ایسے لوگ دیہات میں بھی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی اس آیت میں فرمایا ہے یہ دیہاتی مخلص، فدائی قربانی دینے والے دوسروں کے لئے نمونہ ہیں جو کمزور ہیں انہیں دیکھنا چاہئے کہ قربانیاں دینے والوں کے اموال میں اللہ تعالیٰ کس طرح برکت ڈالتا ہے اور اپنی رحمتوں سے انہیں کس طرح نوازتا ہے اور اس نمونہ کو دیکھ کر ان کی غیرت کو جوش آنا چاہئے کہ ان سے پیچھے نہیں رہنا بلکہ ان سے آگے بڑھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ان سے زیادہ حاصل کرنا ہے آپس میں زمین کی خرید و فروخت میں تم لوگ مقابلہ کرتے رہتے ہو اور بعض دفعہ ناجائز حد تک یہ مقابلہ پہنچ جاتا ہے تو وہ جائز مقابلے جن کی کوئی حدود نہیں ان میں آگے سے آگے

بڑھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے دیہاتیوں کو بھی اور شہر میں بسنے والوں کو بھی یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اس کی راہ میں اس کے فرمان کے مطابق اپنا سب کچھ، نفس بھی اور مال بھی قربان کرنے والے ہوں اور خدائے شکور اور خدائے غفور اور خدائے رحیم کے ہر آن جلوے دیکھنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ مالی قربانیوں کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ (البقرہ:۲۵۵) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اور جنہوں نے ہماری آواز کو سنا اور اس پر لبیک کہا ہے تم اس میں سے جو ہم نے تم کو دیا ہے اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی خرید وفروخت، نہ دوستی، نہ شفاعت کارگر ہوگی خدا کی راہ میں جو کچھ ہو سکے خرچ کرلو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ حشر کے دن جب ساری مخلوق تمام بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو اس وقت تین چیزوں کی ضرورت ہوگی ایک تو کوئی ایسا سودا ہو چکا ہو جو اس دن کام آئے دوسرے کوئی ایسا دوست بنایا جا چکا ہو جس کی دوستی حشر کے دن فائدہ پہنچانے والی ہو اور تیسرے اس دن کوئی سفارش ہو ان تینوں میں سے کوئی چیز یا تینوں جسے حاصل ہو جائیں وہ حشر کے دن شرمندہ نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کے سامنے اس کی تعریف کرے گا اسے پیار کی نگاہ سے دیکھے گا پیار کا معاملہ اس سے کرے گا اپنی عظمت اور اپنے حسن کے جلوے اسے دکھائے گا اور اسے ایسا سرور بخشے گا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں لیکن وہ لوگ جنہوں نے اس دن کے لئے خرید وفروخت کا سامان پیدا نہیں کیا جن کی ایسے وجود سے دوستی نہیں کہ جو دوستی اس دن کام آسکے اور جن کا کوئی سفارشی اس دن نہیں وہ تو گھاٹے میں رہے وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (البقرہ:۲۵۵) جو اللہ تعالیٰ کے اپنے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنے سے ہچکچاتے اور اسے چٹی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ایسے حکموں کی نافرمانی کرتے ہیں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں پر بڑا ہی ظلم کیا اور اس کا خمیازہ وہ حشر کے دن بھگتیں گے اللہ تعالیٰ نے اس خرید فروخت کا ذکر بھی قرآن کریم میں کیا ہے جو حشر کے دن انسان کے کام آتا ہے۔ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (التوبہ:۱۱۱) اور پھر اسی آیت میں فرمایا فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ (التوبہ:۱۱۱) کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خرید و فروخت مومنوں سے کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مومن اپنی جانیں، اپنے نفوس، اپنے اموال خدا کو دے دیں

اور خدا کی راہ میں قربان کر دیں اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے انہیں اپنی جنت عطا کرے گا اور یہ ایک ایسا سودا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم نے بیع کی ہے اس بیع پر خوش ہو جاؤ یہی سودا تھا جو حشر کے دن کے لئے تم کر سکتے تھے اور تم نے کر لیا۔

تو یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ (البقرہ: ۲۵۵) کا یہ مطلب نہیں کہ کسی قسم کی خرید و فروخت بھی اس دن کام نہیں آئے گی مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ایسی بیع کی امید لگائے ہوئے ہیں جو اس دن کام نہیں آئے گی وہاں آدمی کے ہاتھ میں تو کچھ ہوگا نہیں مرنے کے بعد یہاں سے کون کچھ لے کے جاتا ہے جو کروڑوں کے مالک ہیں وہ بھی اپنی ساری دولت یہیں چھوڑ کے خالی ہاتھ اس کے حضور پہنچتے ہیں لیکن یہاں بعض ایسے سودے بھی ہوتے ہیں جن کا معاوضہ وہاں دیا جاتا ہے یعنی خرید و فروخت ایسی کہ بیچنے والا اس دنیا میں بیچ دیتا ہے اور اس کے بدلے میں جو چیز اس نے لینی ہوتی ہے وہ اس دنیا میں حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی خرید و فروخت تو وہاں ہوگی کہ فروخت جو ہے وہ اس دنیا میں ہو جائے (انسان کے لحاظ سے) اور اس کے بدلے میں جو ملنا تھا وہ حشر کے دن اسے مل جائے لیکن ایک ایسی بیع بھی ہے جو وہاں کام نہیں آتی جس کا نفع نقصان اسی دنیا میں دیا جاتا ہے۔

پھر دوستیاں ہیں، اس دنیا میں بعض لوگ ایسی دوستیاں بناتے ہیں جو وہاں کام آنے والی نہیں دوست اور ولی اور خلیل تو بعض دفعہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہارے سارے گناہ اٹھا لیں گے تم ہماری ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو گذارو لیکن کون ہے جو خدا کے حضور اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو؟ اور اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ کے خدا کی رضا کی جنت میں لے جائے وہاں تو وہی دوستی کام آ سکتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود کہا ہو کہ وہاں وہ کام آئے گی اور وہ دوستی وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰہُ ہُوَ الۡوَلِیُّ (شوریٰ: ۱۰) کہ یہ لوگ اس دنیا میں ایسے دوست بناتے ہیں جن کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ حشر کے دن کام آئیں گے ایسی خُلَّۃٌ ایسی دوستی حاصل کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ اب بیڑا پار ہے لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہاں کوئی دوستی کام نہ آئے گی سوائے خدا کی محبت اور اس کی دوستی کے فَاللّٰہُ ہُوَ الۡوَلِیُّ وہ اکیلا ہی اس دن اور اس کے بعد بھی ان کا ساتھ دے گا یہاں اس نے کچھ آزادیاں دی ہیں اور اس سے منہ موڑنے والے بھی دنیا کی نعمتیں حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس دن یہ کیفیت ہوگی کہ اگر وہ قادر و توانا ہمارا ولی بن جائے اور ہمیں اپنی پناہ میں لے

لے اگر ہمیں اپنا دوست بنالے تو پھر ہی ہمیں فائدہ پہنچ سکتا ہے دنیا کی دوستیاں وہاں کام نہیں آ سکتیں۔

وَلَاشَفَاعَةٌ پھر سفارش کے ساتھ اس زندگی میں انسان بہت سے کام کروالیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہاں کوئی شفاعت کوئی سفارش کام نہیں آئے گی سوائے اللہ کی سفارش کے یا سفارش کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اذن کے اِلَّا بِاِذْنِہٖ فرمایا کہ اذن کے بغیر کوئی سفارش مفید نہیں ہوسکتی وہی اللہ کی سفارش ہے یا اللہ تعالیٰ کے اذن سے نبی اکرم ﷺ کی سفارش نبی اکرم ﷺ کی شان اور آپؐ کے مقام کو بلند کرنے کے لئے اور آپؐ کے مقام کو ساری مخلوق کے سامنے ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بطور شفیع کے بنی نوع انسان کے سامنے اس دن بھی پیش کرے گا لیکن اصل شفاعت تو اللہ ہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (الانعام: ۵۲) کہ اس کلام مجید کے ذریعہ تو ان لوگوں کو تنبیہ کر جو اس یقین پر پختہ ہیں کہ وہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے اور ان کو یہ خوف ہے کہ کہیں ان کے پاس اس دن سرخرو ہونے کا سامان نہ ہو کہ اس دن اللہ تعالیٰ کی دوستی اور شفاعت کے علاوہ کوئی دوستی اور شفاعت کام نہ آئے گی۔

اس لئے قبل اس کے کہ اس دن کا منہ تم دیکھو حشر کے دن خدا کے سامنے پیش ہو ہمارے اس حکم کو سنو اور اس کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرو کہ اپنے اموال میں سے اور اپنی قوتوں اور استعدادوں میں سے غرضیکہ ہر اس چیز سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اس کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ اس دن خرید و فروخت وہی کام آئے گی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس دن وہ کام آئے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ: ۱۱۱) اس کے سوا اس دن کوئی خرید فروخت کام نہیں آئے گی نہ کوئی مال ہوگا کہ اس دن کوئی خرید و فروخت کی جا سکے دوستیاں کام نہیں آئیں گی پس اپنا تعلق دوستی کا اپنے ربّ سے آج پیدا کرلو کہ سوائے اللہ کی دوستی اور اس کے پیار اور اس کی پناہ کے اور کوئی پناہ اور پیار اور دوستی وہاں کام نہیں آ سکے گی۔ وَلَاشَفَاعَةٌ اس دنیا میں جو تمہیں عادت پڑی ہے کہ سفارش کے ذریعہ اپنے لئے وہ چیزیں بھی حاصل کرلو جن کا تمہیں حق نہیں ہے اس قسم کا وہاں ماحول نہیں ہوگا۔

کوئی شفاعت، کوئی سفارش اس دن کام نہ آئے گی سوائے اس شفاعت کے جس کے متعلق آج خدا اعلان کرتا ہے اور جو خود اللہ تعالیٰ کی شفاعت ہے یا وہ جس کو خدا اذن دے اس کی شفاعت بھی قبول

ہوگی تو یہ دن بڑا سخت ہے اور یہ حشر کا دن ایسا ہے کہ کوئی تجارت، کوئی دوستی، کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی اس کے لئے ہم نے خود اپنے لئے تیاری کرنی ہے اگر ہم اس دنیا میں اپنی محبت کے ذریعہ اپنی بے نفسی کے نتیجہ میں اور اپنی قربانیوں کے ساتھ اپنے ربّ کو راضی کر لیتے ہیں اور وہ یہ فیصلہ کر دیتا ہے کہ یہ مال میں نے تمہارا قبول کیا اور اس کے بدلے میں جو میرے وعدے ہیں تمہارے حق میں پورے ہوں گے جب وہ اس دنیا میں یہ اعلان کر دیتا ہے کہ میں تمہارا دوست اور ولی ہوں جب وہ اس دنیا میں کہہ دیتا ہے کہ گھبرانا نہیں تم میری شفاعت کے سایہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے سایہ کے نیچے ہو، تب یہ تین چیزیں تمہارے کام آ سکتی ہیں اور تب یہ تین چیزیں تمہارے کام آئیں گی اس کے بغیر اس کے علاوہ کوئی تجارت، کوئی دوستی، کوئی شفاعت تمہارے کام نہیں آ سکتی اس لئے اس دن سے پہلے اس دنیا میں اپنے لئے ان تین چیزوں کا سامان پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے وہ ہمارے سَودوں کو قبول بھی کرے وہ ہمارا ولی بھی بن جائے وہ ہمارا شفیع بھی ہو جائے اور اپنی مغفرت اور اپنی رحمت کی چادر میں ہمیں لے لے اور ہمیں وہ ملے جس کا اس نے اپنے پاک بندوں سے وعدہ کیا ہے اور ہمارے گناہ ہمارے لئے جہنم خریدنے والے نہ ہوں بلکہ اس طرح ڈھانک دئے جائیں کہ اس کے فرشتوں کو ہاں خود ہمیں بھی نظر نہ آئیں۔ (آمین)

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۵)

☆......☆......☆